Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:9 (1965)

# اِنتخاب

## (۱)

## مستشرقین اور ان کی کتابیں

کتابوں کتابوں میں فرق ہوتا ہے بعض کتابیں دل دکھانے ہی کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ اردو میں عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کی لکھی ہوئی کثرت سے کتابیں ایسی موجود ہیں - جن کی غرض ہی اسلام، عقائد اسلام، اور رسول اسلام کی تضحیک و تفضیح ہے ایسی دلازار کتابوں کے لئے بے شک اپنا احتجاج سرکار تک پہنچانا چاہئے - اور ریاستی اسمبلی، یا ملکی پارلیمنٹ وغیرہ کے ذریعہ سے کتاب کو ضبط کرانا بلکہ بعض صورتوں میں عدالتی کارروائیاں کر کے مجرم کو جیل بھجوانا چاہئے۔ لیکن جو کتابیں نہ اس نیت سے لکھی گئی ہوں اور نہ ان کا لب و لہجہ تند و تلخ ہو بلکہ ان کا مقصد محض اسلامیات کی نشر و اشاعت ہو، اسلام سے متعلق تاریخی، علمی، دینی تمدنی معلومات بہم پہنچانا ہو - اور اس میں اُن سے ناواقفیت یا غیر شعوری تعصب کے باعث ایسی چیزیں آجائیں جن سے ملت اسلامی کے جذبۂ عقیدت یا حس غیرت کو ٹھیس لگے تو اس کا علاج ایجی ٹیشن یا احتجاج ہرگز نہیں مستشرقین اور ان کی کتابوں کے ناشروں کا مقصد عموماً اسلامیات کی اشاعت ہی ہوتا ہے، نہ کہ اسلام پر کوئی حملہ - اگر ان پر یہ کسی طرح واضح ہوجائے کہ ان کی تحریر کا فلاں جزو ان کے مقصد کو نقصان پہنچا رہا، اور کتاب کی توسیع اشاعت میں حائل ہو رہا ہے - تو وہ کتاب کے اس جز کو ہٹانے پر از خود تیار ہو جائیں گے - اور الٹے آپ کے شکر گزار ہوں گے تاجر کا کام اپنے گاھکوں کو ناراض کرنا، اور اپنے مال کی فروخت کو روکنا

نہیں ہوتا ہے، یہ ایک موٹی سی بات ہر ایک کے سمجھ آجانے والی ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا والے کا تو ذہن بھی اس طرف نہ گیا ہوگا کہ یہ تصویر مسلمانوں میں ہیجان برپا کردے گی۔ اس نے تو یقیناً یہ سمجھ کر اسے درج کیا ہوگا کہ اس سے یہ کتاب مسلمانوں میں خوب مقبول ہوگی۔ آپ صرف اتنا کیجئے، کہ کسی ذمہ دار فرد یا ادارے کی طرف سے ایک خط پبلیشر کو لکھ کر اس کی نادانی اس پر واضح کر دیجئے وہ بلا تامل اس ورق کو بدل دے گا اور تصویر کو نکال دے گا بلکہ اگر کوئی بات تحریر و عبارت میں بیجا آگئی ہے تو آپ اس کی تصحیح کر دیجئے۔ بلکہ اس سے بھی بہتر ہوگا کہ صحیح و مناسب عبارت خود لکھ کر بھیج دیجئے۔ اغلب یہ ہے کہ وہ اسی کو آپ کے شکریہ کے ساتھ قبول کرلے گا۔ مستشرقین کا عام نقطۂ نظر بے شک آپ کے نقطۂ نظر سے بالکل مختلف ہوگا۔ اور ان کی علمی یافت آپ کی تحقیقی یافت سے منزلوں دور ہوگی۔ لیکن ایسی عامیانہ دلازاریاں وہ دانستہ نہیں کرتے۔ ایسی تکلیفوں کا علاج صرف وہ ہی ہے جو ابھی عرض ہوا۔ کوئی ۳۰ سال ہوئے ہوں گے کہ مدیر صدق نے ملت کے سامنے ”تحفظ ناموس رسول“ کے نام سے ایک مستقل ادارے کی تحریک پیش کی تھی۔ جس کے ممبر سنجیدہ اهل علم و اهل قلم ہوں۔ اور ہر قابل اعتراض تحریر بجائے اس کے فوراً عوامی ایجی ٹیشن شروع کردیا جائے۔ پہلے اس مجلس کے سامنے ہو۔ اور مناسب طریقہ کار وهی طے کرے۔ منفی قسم کے جوش و خروش و غوغا میں جو لذت ہے وہ کسی مثبت، فکری سنجیدہ عمل میں ہوتی تو نقار خانہ میں طوطی کی آواز کیوں گم رہا کرتی!

”صدق جدید“ لکھنؤ ۸ جنوری ۱۹۶۵ء۔